تذکرۂ فضلاءِ حقانیہ

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی
رُکن القاسم اکیڈمی

فضلاءِ حقانیہ کی تالیفی، تصنیفی اور اشاعتی خدمات

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، فضلاء حقانیہ کے علمی، ادبی، تحریری، تصنیفی اور تالیفی خدمات پر کام کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ کی سب سے پہلی قسط دارالعلوم حقانیہ کے قدیم فاضل، بزرگ عالم دین، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد زمان حقانی صاحب کا مختصر تذکرہ انکی تصنیفات کا اجمالاً تعارف ہے۔ علم وادب، تحریر اور تصنیف وتالیف سے شغف رکھنے والے تمام فضلاء حقانیہ سے درخواست ہے کہ اپنا مختصر تعارف، خدمات اور تصنیفات وتالیفات کا تعارف مولانا موصوف یا ادارہ الحق کے نام بھیجیں تاکہ وہ اس عظیم تاریخی کام کو بہ سہولت آگے بڑھا سکیں۔ رابطہ ایڈریس: مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، رُکن القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ ---- (ادارہ)

حضرت مولانا محمد زمان حقانی صاحب مدظلہ

حضرت مولانا محمد زمان حقانی بن محمد شہزاد ۲ رفروری ۱۹۴۵ء کو کلاچی میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں والد کا سایہ سر سے اُٹھا، تو والدہ محترمہ نے ان کی تربیت وپرورش میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ آپ نے قرآن مجید ناظرہ کی تعلیم اپنے علاقہ کے مشہور بزرگ مولوی عبدالواحد شکر زئی کے پاس مکمل کی۔ پرائمری سے فراغت کے بعد حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچی کے مشورہ سے درسِ نظامی میں داخلہ لیا۔ ۱۹۵۵ء سے ۱۹۶۲ء تک مدرسہ جامعہ عربیہ نجم المدارس میں رہے اور موقوف علیہ تک تعلیم جید ماہر اساتذۂ کرام سے حاصل کی۔ دورۂ حدیث کیلئے جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں داخلہ لیا اور اس وقت کے مشاہیر شیوخ الحدیث سے صحاح ستہ اور باقی کتب حدیث پڑھیں۔ چنانچہ بخاری شریف اور ترمذی شریف محدث کبیر، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ سے، مسلم شریف صدر المدرسین مولانا عبدالحلیم زروبویؒ سے، ابوداؤد اور مؤطین مولانا مفتی محمد یوسفؒ سے اور طحاوی شریف شہید علم مولانا محمد علی سواتیؒ سے پڑھیں۔ اسی سال ۱۹۶۳ء میں وفاق المدارس العربیہ کا امتحان اعلیٰ نمبرات سے پاس کیا اور دارالعلوم میں دوسرے نمبر پر رہے۔

۱۹۶۴ء میں جب ضیغم اسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے پہلی بار اپنے مدرسہ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں درجہ تخصص فی الحدیث کی بنیاد رکھنی چاہی، تو پورے پاکستان سے صرف چھ طلباء کو داخلہ دینے کا پروگرام بنایا۔ تین طلباء مغربی پاکستان اور تین ہی مشرقی پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) سے۔ ملک کے سینکڑوں سے زائد طلباء جو دورۂ حدیث سے فارغ ہونے والے تھے کے پرچے ملاحظہ فرما کر صرف چھ کا انتخاب فرمایا۔ ان چھ میں دارالعلوم کے فارغ التحصیل مولانا محمد زمان حقانی بھی تھے۔

فتنۂ انکارِ حدیث: اسی دوران یہ حقانی فاضل الحاد و زندقہ خصوصاً فتنۂ انکار حدیث کے متعلق مضامین لکھتے رہے، جو جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے ترجمان مجلّہ ماہنامہ ''الحق'' کے جلد اوّل میں ۲۸ صفحات پر مشتمل چار اقساط میں ''بخاری اور دیگر کتب حدیث پر تمنا عنادی کے الزمات کی حقیقت'' کے نام سے شائع ہوئی۔ اسی طرح ایک اور مضمون ''علماءِ اسلام کی تصریحات'' جلد ا شمارہ ۸ میں شائع ہوا۔ ''الحق'' کے بعد پاک و ہند کے مشہور دینی رسائل و جرائد نے اہتمام کے ساتھ یہ مضامین شائع کیں۔ مثلاً دارالعلوم دیو بند، بینات اور الصدیق وغیرہ۔

۲۰۰۶ء میں ملحدین و منکرینِ حدیث نے توہین رسالت پر مبنی کی وجہ سے مسلمانانِ عالم کے قلوب میں اشتعال پیدا کیا اور پورے عالم اسلام میں اس کے خلاف نفرت کا اظہار ہوا، تو مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے اپنے متاد کے یہی مضامین ''الحق'' سے نکال کر یکجا شائع فرمائے۔ ملک کو مشہور رسائل و جرائد نے اس پر بے لاگ تبصرے بھی کیئے۔ القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد نے اس کتاب کو ظاہری و باطنی خوبیوں سے مرصع شائع کیا ہے۔

المصنفات فی الحدیث: حضرت مولانا محمد زمان حقانی کے درجہ تخصص کے مقالہ "الکتب المدوّنۃ فی الحدیث و خصائصھا و اصنافھا" کا اردو ترجمہ ہے۔ مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کتاب کے پیش لفظ میں تحریر فرماتے ہیں: درجہ تخصص فی الحدیث میں آپ محدث العصر حضرت بنوریؒ کے ہاں داخل ہوئے اور الحمدللہ دو سال کے بعد (دوسرے اُمور کے علاوہ) ''المصنفات فی الحدیث'' کے موضوع پر عظیم علمی اور تاریخی مقالہ تحریر فرمایا، جس کے متعلق محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوریؒ فرمایا کرتے تھے: ''حدیث کی کتابوں کا تفصیلی تعارف تو اپنی جگہ شائقین اتنی ڈھیر ساری حدیث کی کتابوں کے نام بھی پڑھ لیں تو یہ بھی ایک سعادت ہے''۔ ''مصنفات فی الحدیث کے موضوع پر یہ عظیم تاریخی و تحقیقی شاہکار ڈیڑھ صد مختلف کتب سے مرتب کیا گیا ہے۔ میری ناقص معلومات کی حد تک ۱۰۰۰ھ تک اکثر مصنفاتِ حدیث یکجا تذکرہ اس تفصیل و ترتیب سے اردو میں اس وقت تک میری نظر سے نہیں گذرا'' (المصنفاف فی الحدیث ص: ۳۳)

کتاب ''المصنفات فی الحدیث'' علمی حلقوں اور رسائل و جرائد سے خراج تحسین وصول کر چکا ہے۔

تخصص فی الحدیث سے فراغت کے بعد تا حال مدرسۂ جامعہ عربیہ نجم المدارس کلاچی میں درس و تدریس کے مبارک مشغلہ میں معروف ہیں، جہاں آپ نے بارہ سال پڑھا ہے۔

مولانا محمد زمان، ایک صاحب دل، سادہ زندگی کے پیکر، شہرت و نمود سے کوسوں دور شخصیت کے حامل اور اخلاص وللہیت کا ایک چلتا پھرتا نمونہ ہیں۔ چنانچہ خود تحریر فرماتے ہیں: ''ان ٹوٹی پھوٹی تدریسی اور دیگر علمی خدمات کی توفیق ارزانی محض فضل خداوندی اور اساتذہ و بزرگانِ دین بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ نسبت اور اساتذہ کی شفقت و توجہات کا نتیجہ ہے ورنہ یہ گناہ گار، سراپا خطا کار ہرگز اس لائق نہیں کہ حقانیہ کے فضلاء و مصنفین کی فہرست میں شامل کیا جائے''۔ بہر حال جامعہ دارالعلوم حقانیہ کو بجا طور پر ایسے روحانی فرزندوں پر فخر ہے۔